REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۱۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۲ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۸ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ — ۲۴ امان ۱۳۶۲ ہش — ۲۴ مارچ ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۸۳-۳-۱۲ کو واپس قادیان تشریف لانے والے درویشانِ کرام کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ"۔

احباب، اپنے جان و دل سے محبوب اور عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور جلیل القدر مقاصد میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۱ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ

دنیا کو جماعتِ احمدیہ سے جو توقعات ہیں

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم اُن کو پورا کریں گے

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ نے حضور کے اعزاز میں مورخہ ۱۱ نبوت (نومبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بعد نماز عشاء قصرِ خلافت کے عقبی لان میں استقبالیہ دیا۔ اس تقریب کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا تھا اسے افادۂ احباب کے لئے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۸ مارچ ۸۳ء سے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے:۔

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔
"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک دفعہ سکنڈے نیویا کے کسی ملک میں یہ سوال کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ میں آپ کی حیثیت کیا ہے؟ تو آپؒ نے جواب دیا کہ میں اور جماعتِ احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اور ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔ اس وقت تو میرے لئے یہ ایک علمی نکتہ تھا۔ اور نظریاتی لحاظ سے جب میں نے اس پر غور کیا تو مجھے بہت لطف آیا۔ لیکن اب اس تجربہ میں جو یورپ میں خصوصیت کے ساتھ مجھے حاصل ہوا، بلکہ خلافت کے بعد سے ہی وہ تجربہ شروع ہو چکا تھا، دن بدن میرا دل اس چیز کا زیادہ سے زیادہ مشاہدہ کرتا رہا کہ واقعۃً خلافت اور جماعت احمدیہ دو الگ الگ وجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی الگ وجود ہو سکتا ہے تو وہ میری ذات کا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی ہمیشہ خلافت کے منصب کا اسی طرح مطیع پایا جس طرح میں کسی اور سے توقع رکھتا ہوں۔ اور مجھے یہ احساس ہوا کہ میرا ذاتی وجود تو الگ ہے لیکن منصب کا وجود جماعت سے الگ ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی تصور کے تابع، ایک ہی آقا کی فرمانبرداری میں ہم ایک دل کی طرح دھڑکتے ہیں اور ایک ہی قسم کی تمنائیں رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر قدم آگے بڑھاتے ہیں۔

یہی کیفیت ہماری دعاؤں کی ہے۔ اور یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سارے سفر کے دوران مجھے ہمیشہ یہ محسوس ہوتا رہا کہ ساری جماعت کی اجتماعی قوت ہے۔ یعنی ان کی دعاؤں کی قوت جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اجتماعی رنگ میں مرکوز ہو کر نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اتنی غیر معمولی تائید ساتھ ساتھ رہتی تھی کہ اس تائید کو دیکھ کر کوئی انسان اپنے نفس اور انانیت کے کیڑے میں مبتلا ہو ہی نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ دل اندھا ہو اور انسان ایسی جہالت میں مبتلا ہو کہ اس سے نکلنا اس کے مقدر میں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ایسے فضلوں کو دیکھتے ہوئے جو انسانی طاقت سے بالا تھے کوئی انسان اپنی طرف کسی خوبی کو منسوب کر ہی نہیں سکتا۔

ایک موقع پر بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر میں نے اپنے رب سے عرض کیا، اے خدا! میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے۔ میرا ذہن قطعاً خالی پڑا ہوا ہے۔ تو نے جماعت کے لئے جو توقعات پیدا کر دی ہیں وہ میں نے تو پیدا نہیں کیں۔ جماعتِ احمدیہ کے امام کو دنیا ایک خاص نظر سے دیکھنے آتی ہے۔ اور ایک توقع کے ساتھ اس کا جائزہ لیتی ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تو اس پر پورا نہیں اتر سکتا۔ اس لئے اے خدا! تو ہی میری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنی غیر معمولی مدد فرمائی کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں خود نہیں بول رہا کوئی اور طاقت بول رہی ہے۔ میرے ذہن میں از خود مضمون آتے چلے جا رہے تھے۔

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک خوف پیدا ہوا کہ اگر اللہ کی تائید ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے چھوڑ دے تو جس مقام پر اس نے فائز فرما دیا اور دنیا کی توقعات بلند کر دیں اس مقام سے تو میں ایسا گروں گا کہ لوگوں کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ یہ کون شخص ہے جو اب سامنے آیا ہے۔ اس سے پہلے تو کوئی اور وجود تھا۔ چنانچہ بڑی گھبراہٹ اور پریشانی میں میں نے دعا کی اے خدا! تو وہ نہ بن کہ رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے۔ تو نے فضل فرمایا ہے تو پھر ساتھ رہ اور ساتھ ہی رہ اور کبھی نہ چھوڑ۔ اسی رات میں نے ایک خواب دیکھی۔ اور اس سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس سارے سفر کو کامیاب کرے گا۔ اور مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یعنی جماعت کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد بشارت سپین کے صحن میں میرے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آ کر مجھے گلے لگا لیتے ہیں اور پھر چھوڑتے ہی نہیں۔ میں حیران کھڑا ہوں مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اب ملاقات کافی لمبی ہو گئی ہے۔ اب بس کریں۔ لیکن وہ چمٹ جاتے ہیں۔ اور چھوڑتے ہی نہیں۔ اسی حالت میں خواب ختم ہو گئی۔

صبح اُٹھ کر مجھے یاد آیا کہ میں نے تو یہ دعا کی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ **خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سفر کو بابرکت کرے گا بلکہ باقی ساری زندگی کو بھی بابرکت کرے گا۔ دنیا کو جماعت سے جو توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم اُن کو پورا کریں گے۔** یہ "ھم" کا صیغہ میں اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ وہاں ایک شخص مرزا طاہر احمد مراد نہیں تھا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان تمیل ساڑی مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ امان ۱۳۶۲ ہش

فراخیٔ رزق کا مجرب نسخہ!

انسان چونکہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے اس لئے اس کی ہر کوشش، اور اس کوشش کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی ہر کامیابی نظمِ جماعت کا تقاضا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خالقِ فطرت نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں مسلمانوں کو بطورِ خاص ہر مرحلہ پر اجتماعیت کے قیام کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں بھی اُس نے اِقامۃ الصلوٰۃ کے حکم میں نماز باجماعت کو لازمی ٹھہرایا ہے۔ وہیں ادائیگیٔ زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کو بھی فرض قرار دیا ہے۔ تاکہ مشترک قومی سرمائے (بیت المال) سے نہ صرف مسلمانوں کے معاشی مسائل کو حل کیا جائے بلکہ ان کے دوسرے مشترک ملّی مقاصد کو بھی فروغ دیا جا سکے۔ چنانچہ ایسے ہی ایک مقام پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

(سورۃ المزّمّل : ۲۱)

ترجمہ:۔ اور نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو، اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجوگے، تم اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اِقامۃ الصلوٰۃ اور اِیتاء الزکوٰۃ کو یکجائی طور سے بیان کر کے جہاں ان ہر دو ارکان کی عظمت و اہمیت واضح فرمائی ہے وہاں "وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" کے الفاظ میں اُمتِ مسلمہ کو ایک اور زائد حکم بھی دیا ہے۔ جو اپنے اندر نماز اور زکوٰۃ جیسی ہی فرضیت رکھتا ہے۔

زکوٰۃ کا تعلق چونکہ صرف قوم کے پسماندہ طبقہ کے معیارِ زندگی کو اُونچا اُٹھانے سے ہے، اس لئے اس زائد حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو دیگر تمام ملّی مقاصد مثلاً تبلیغ، تعلیم، تربیت اور تنظیم وغیرہ کے لئے بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پھر زکوٰۃ کے لئے تو اسلام نے ایک مُعین تعداد (مال کا ۲½ فی صد) مقرر کیا ہے۔ مگر دیگر مشترک ملّی مقاصد کے لئے پیش کی جانے والی مالی قربانی کی کوئی حد بندی نہیں فرمائی بلکہ صرف یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی بھی آگے بھیجوگے عنداللہ اس کا بہترین اجر پاؤ گے ۔۔۔!!

اس صراحت کے باوجود جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی سے گریز اختیار کرتے اور محض ظاہر پر قیاس کر کے یہ استدلال کرتے ہیں کہ جمع شدہ سرمائے سے ہر سال ایک معیّن رقم کا نکال دینا اس سرمائے کو بتدریج کم کرنے کے مترادف ہے، قرآن حکیم ان نوع کے شیطانی وسوسہ کا رد کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۞ (السبا: ۴۰)

ترجمہ:۔ کہہ دے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے رزق کو چاہتا ہے وسیع کرتا ہے اور جس کے رزق کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو، وہ اس کا نتیجہ ضرور نکالے گا۔ وہ سب رزق دینے والوں میں سے اچھا (اور کامل) ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فراخیٔ رزق کا ایک مجرب اور کارگر نسخہ یہ بتایا ہے کہ جو شخص اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خرچ کرتا ہے اس کے مال میں کسی نوع کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ پاک ذات جو خیر الرّازقین ہے۔ اپنی جناب سے اس شخص کو بہتر بدلہ عطا کرتی ہے۔ جو اس کے اموال میں غیر معمولی برکت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں بیان فرمودہ اسی لطیف مضمون کو سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

" اگر کوئی تم میں سے خُدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خُدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خُدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغِ رسالت۔ جلد دہم)

اللہ تعالیٰ ہمیں دُنیوی اَموال کی اُس محبت سے ہمیشہ دُور رکھے جو انسان کو فتنہ میں مُبتلا کر کے نیکیوں سے محروم کر دیتی اور اللہ تعالیٰ کی ابدی ناراضگی کا مَورد بنا دیتی ہے۔ اٰمین اَللّٰھُمَّ اٰمین ؛

خورشید احمد انور

بدر آواز ہے دینِ متیں کی

ہفت روزہ بدر سے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہارِ خوشنودی پڑھ کر ۔۔۔!!

مقامِ قادیاں دارُالاماں ہے　　کہ ہر شئے پر یہاں فضلِ خُدا ہے
ہر اک ذرّہ یہاں جلوہ نُما ہے　　ہر اِک جلوہ یہاں نُورِ خُدا ہے
وحی الہام کی ہوتی ہے بارش　　جمالِ طُور کی سی اِک فضا ہے
دُعا مقبول ہوتی ہے جو مانگیں　　مقام اس کے لیٔے بیتُ الدُّعا ہے
یہاں مینارۂ بیضا بھی ہے اِک　　جو تنویرِ جمالِ مصطفٰے ہے
جریدہ اِک نکلتا ہے یہاں سے　　کہ نام اس کا بدر رکھا گیا ہے
بدر جاتا ہے ہر مُلک و شہر میں　　بدر پیغامبر دینِ خُدا ہے
بدر ہے ترجمانِ قوم و ملّت　　بدر اِک احمدیت کی ندا ہے
بدر آواز ہے دینِ متیں کی　　کہ اس پرچے کا چرچا جا بجا ہے
بدر مُفسِّرِ احادیث و فقہ ہے　　مسائل کا ہر اِک عُقدہ کُھلا ہے
بدر اِک شمعِ نُورِ یقیں ہے　　حقیقت میں بدر بدرِ الدُّجیٰ ہے
خلیفہ رابع نے محظوظ ہو کر　　قلم سے اپنی خوشی جو کر لکھا ہے
بہت ہے اُونچا معیارِ بدر اب　　سحافت میں بھی پہلے سے سوا ہے
سُبحان اللہ کیا کہنے ہیں تیرے　　قلم کا حق ادا تُو نے کیا ہے

ضیا خورشید انور سے ملی تب
بدر تب ہی مہ کامل بنا ہے

ڈاکٹر سید منور علی کاملی۔ قادیان

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو ظاہر اور باطن ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے

نمازوں کا قیام اور اُن کا استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اہل و عیال اور اگلی نسلوں کو نماز کا عادی بنانا ضروری ہے

مَیں تمام احمدی گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمّت اور جدّ و جہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں

جماعتی زندگی کے اس موڑ پر اگر ہم نے نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آئندہ بے نمازی پیدا ہونے شروع نہ ہو جائیں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۹ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ مریم کی مندرجہ ذیل آیات پڑھیں:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ص وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا

(آیت: ۵۵-۵۶)

اور پھر فرمایا:

عبادت وہ مقصد ہے جس کے لئے، قرآن کریم کے بیان کے مطابق، سب جن و انس کو پیدا کیا گیا۔ عبادت کے متعلق عموماً یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق محض حقوق اللہ سے ہے۔ اور بعض

کھوکھلی اور سطحی سوچ

رکھنے والوں نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف اپنی خاطر، اپنے سامنے جھکانے کے لئے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ؟ یہ گویا ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی خود غرضی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر عبادت کے مفہوم کو حقوق اللہ کے طور پر بھی دیکھا جائے تب بھی تمام تر فائدہ ان بندوں کا ہے جو عبادت کرتے ہیں۔ لیکن دراصل عبادت محض حقوق اللہ کا نام نہیں ہے۔ عبادت میں حقوق العباد بھی شامل ہیں۔ چنانچہ وہ نماز جو ہمیں عبادت کے طور پر سکھائی گئی وہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ایک سنگم

ہے۔ اس میں اللہ کے حقوق بھی سکھائے گئے ہیں اور بندے کے حقوق بھی بتائے گئے ہیں۔ فرمایا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت آیت: ۴۶) نماز کا یہ پہلو کہ یہ فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے۔ یہ خالصتاً بندوں ہی کے حقوق ہیں، جو نماز سکھاتی ہے۔

جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے عبادت کا یہ مفہوم ہے کہ انسان اپنے ربّ کی پیروی کرے۔ عبد اس غلام کو کہتے ہیں جو آقا کے تابع ہو جائے۔ اس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ سب کچھ اس کے مالک کا ہو اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ اور یہ جو مضمون ہمیں سکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو۔ اور اس کی صفات اختیار کرو۔ یہی دراصل عبادت کا مفہوم ہے۔ کُلّیتہً اپنے ربّ کے پیچھے چلنا اور ایک اعلیٰ ذات کی نقل کرنا ان معنوں میں، کہ اس کی صفات کا رنگ آہستہ آہستہ اس کے وجود پر چڑھنے لگے، یہ ہے عبادت کا مفہوم جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک اعلیٰ نمونے کے پیچھے چلا جائے تو اس نمونے پر چلنے والے ہی کا فائدہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اس نمونے کا جس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ دنیا کے سامنے ماڈل پیش کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ اس ماڈل کے مطابق ڈھلنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس سے اُس ماڈل کو کیا فائدہ؟ فائدہ تو اس کو ہوتا ہے جو اس ماڈل کے پیچھے چل کر اپنی تزئین کرتا ہے۔ اپنی بدیاں دُور کرتا ہے۔ اور اپنے اندر نیا حُسن پیدا کرتا ہے۔ پس

عبادت کا مفہوم یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اور اس ذکر کو اپنے اعمال میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ جب اس کو رحمٰن کہو تو خود رحمانیت کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کرو۔ جب اس کو رحیم کہو تو خود رحیم کا مظہر بننے کی کوشش کرو۔ جب اس کو قادر کہو تو اپنی قدرتیں بڑھانے کی طرف توجہ دو۔ اور وہ صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اُن کو اور چمکاؤ۔ غرضیکہ صفاتِ باری تعالیٰ کا مضمون جتنا زیادہ انسان پر روشن ہوتا چلا جائے اتنا ہی زیادہ وہ عبادت کا اہل بنتا چلا جاتا ہے۔ اور عبادت کے مقصد کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔

پس یہ تصوّر کہ خدا نے اپنی خاطر، بنی نوع انسان کو پیدا کرکے ان کے بڑوں اور چھوٹوں کو اپنے سامنے جھکا دیا، محض ایک لغو تصوّر ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کا کوئی فائدہ تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں عبادت

ایک دائمی ترقی کا پیغام

ہے۔ ایک ایسی ترقی جس کا کوئی منتہا نہیں۔ کیونکہ عبادت میں جس ذات کو پیشِ نظر رکھ کر اُس کی تعلیم دی گئی، اس ذات کی کوئی حد نہیں۔ نہ کمیت میں اس کی حد بندی کی جا سکتی ہے، نہ کیفیت میں، نہ وقت میں اور نہ ہی شش جہات کے لحاظ سے۔ تو ایک ایسی ذات جس کی کوئی حد نہ ہو، اس کی پیروی کی تعلیم دینا، لامتناہی ترقیات کی طرف دعوت دینا ہے۔ اور اس پہلو سے بھی عبادت بندے ہی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ پھر ایک اور پہلو سے بھی عبادت بندوں ہی کے فائدہ کے لئے ہے کہ جب انسان اپنے ربّ کا رنگ اختیار کرتا ہے تو نتیجتاً اس کے بندوں پر زیادہ مہربان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کے حقوق پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر ادا کرنے لگتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو کامل اُسوہ بنائے گئے وہ اسی طریق پر کامل اُسوہ ٹھہرے کہ اپنے

ربّ کی تمام صفات

کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اس طرح جذب کر لیا کہ گویا آپ خدا نما وجود بن گئے۔ ایک ایسا خدا نما وجود جس کا تصوّر بھی پہلے انسان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ تب وہ بندوں پر مہربان ہوئے۔ جیسا کہ فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ: ۱۲۸) اور سارے عالمین کے لئے رحمت بن گئے۔ جیسے فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء آیت: ۱۰۸)

چنانچہ جب بندے کو خدا کی صفات عطا ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں بندوں کی تقدیر دے دیا کرتا ہے۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی نبی خدا کی صفت مالکِ یوم الدین کا اس طرح مظہر نہیں بنا ان معنوں میں کہ خدا نے اس کو مالکیت عطا فرمائی ہو۔ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ کیونکہ آپؐ کامل طور پر اسی طرح خدا کے ہو گئے کہ خدا کی مخلوق پھر کامل طور پر آپؐ کے سپرد کر دی گئی۔ اور ان معنوں میں آپؐ مالک یوم الدین بنائے گئے۔

پھر اسی مضمون کو جب آگے چلا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن

شفاعت کرنے والا وجود

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ہے۔ اور اس لئے آپؐ کو شفاعت کے لائق ٹھہرایا گیا کہ اس دنیا میں آپؐ مالک بننے کے اہل قرار دیئے گئے تب اس دنیا میں بھی آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا۔ کیونکہ بغیر کسی استحقاق کے بخشش کا تصور مالکیت کے سوا ممکن نہیں۔ اور وہ وجود جو اپنے رب اپنے مالک کے سب سے زیادہ قریب تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی تھے۔

پس جتنا زیادہ کوئی عبادت کرتا چلا جائے، اگر وہ صحیح معنوں میں اور حقیقت میں عبادت کرتا ہے تو اتنا ہی زیادہ وہ بندوں کے حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اور جتنا زیادہ عبادت سے غافل ہو اتنا ہی غاصب ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اتنا ہی زیادہ وہ سوسائیٹی کے لئے دُکھ کا موجب بنتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہے عبادت کا حقیقی مفہوم جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اس پہلو سے اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ عبادت

تمام نیکیوں کا سرچشمہ

ہے۔ خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہوں یا حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہوں۔ اور تمام بدیاں اس سرچشمے سے بے تعلقی کا نام ہے۔ جتنا اس سرچشمے سے مُنہ موڑو گے اور علیحدگی اختیار کرو گے اتنی ہی بدیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ یہ نتیجہ انسانی زندگی کا خلاصہ ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے عبادت کرنے والے بھی بدیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بہت سے عبادت کرنے والے بھی ایسے دکھائی دیتے ہیں جو بندوں کے حق چھینتے ہیں۔ اور ان پر ظلم کرتے ہیں۔ اور اُن سے رحم اور شفقت کا سلوک کرنے کی بجائے ان سے ظلم اور تعدی کا سلوک کرتے ہیں۔ تو یہ کیسی عبادت ہے جس نے ان کو وہ صفات عطا نہیں کیں جو

قرآن کریم دعویٰ کرتا

ہے کہ، عبادت کرنے والے بندوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اس مضمون کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝
الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(الماعون آیت ۵ تا ۸)

کیسی عجیب بات ہے کہ سارے قرآن میں نماز اور نمازی کی تعریف ملتی ہے لیکن یہاں پہنچ کر قرآن کریم کے بیان میں اس تعریف سے ایک عجیب انحراف ملتا ہے۔ یعنی یہ کہنے کی بجائے کہ اُن پر خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتیاں ہوں، قرآن کریم فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت ہو۔ اور وہ کونسے نماز پڑھنے والے ہیں؟ فرمایا الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی جو نماز کے مفہوم سے غافل ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز کے حقوق ادا کرنے کی بجائے نماز کو

دکھاوے کا ذریعہ

بنا بیٹھے ہیں۔ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ۔ وہ بے شک نمازیں پڑھتے ہیں مسجدیں بھی آباد ہوتی ہیں، وہاں نماز پڑھتے ان کی تصویریں بھی کھینچی جاتی ہیں۔ وہاں بڑے بڑے جُبّہ پوش بھی پہنچتے ہیں، جو اس طرح تکبر سے سوسائیٹی میں پھرتے ہیں کہ گویا ایسا صرف نہ ہی خدا کے ولی اور اس کے فضلوں کے وارث بن چکے ہیں۔ اور ان کے سوا کوئی اور عزت کے لائق ہی نہیں رہا۔ ایسے لوگوں کا مقصد محض نمائش، محض دکھاوا اور محض اپنے نفس کی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے نمازیوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کے لئے ہلاکت ہے۔ اور اس کے سوا ان کے لئے اور کچھ نہیں۔ اور ساتھ ہی ان کی ریاکاری کا ثبوت یہ پیش فرماتا ہے اور ان کی نماز کے بے حقیقت ہونے کی دلیل یہ دیتا ہے یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کہ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کا حق ادا نہیں کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خساست کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ غریب ان کے سامنے اگر بھوکے مر رہے ہوں تو ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ہمسایہ کوئی چھوٹی سی چیز بھی مانگنے کے لئے آجائے تو اس کو ردّ کر دیتے ہیں۔

ہمسائیگی کے ادنیٰ حقوق

بھی ادا نہیں کر سکتے۔

اِن آیات میں خدا تعالیٰ نے اُس نماز کا نقشہ کھینچا ہے جو دونوں جہات سے عاری ہے۔ نہ حقوق اللہ کو ادا کر رہی ہے اور نہ ہی حقوق العباد کو۔ اور درحقیقت یہ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر نماز مجمع البحرین ہو جاتی ہے۔ یعنی ایک پہلو سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حقوق اللہ ہے اور دوسرے پہلو سے یہ حقوق العباد نظر آتی ہے۔ تو فرمایا کہ یہ لوگ خدا کی یاد سے غافل ہو کر دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو خالق کی یاد سے غافل ہو کر نماز پڑھے وہ مخلوق کی ضروریات سے بھی غافل ہو جایا کرتا ہے۔ وہ مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے کا اہل نہیں رہتا۔ ایسی نماز تو بالکل بیکار اور بے فائدہ ہے جو برکتوں اور ثواب کی بجائے لعنتوں کا موجب بن جائے۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اپنی

نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیئے

اور یہ حفاظت دو طرح سے کرنی ہوگی۔ ایک اس کے ظاہر کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اور دوسرے اس رُوح کی حفاظت کرنی پڑے گی جس کے بغیر نماز باطل ہو جایا کرتی ہے۔ ان دونوں پہلوؤں سے، مَیں سمجھتا ہوں، توجہ دلانے کی بہت گنجائش موجود ہے۔ مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ ربوہ میں نماز کا وہ معیار نہیں رہا جو قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ اور گھروں میں وہ تلقین نہیں رہی جس کے نتیجے میں کثرت کے ساتھ نمازی پیدا ہوتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم کی وہ آیات جو مَیں نے شروع میں تلاوت کی تھیں ان میں نماز کو قائم کرنے کا گُر بتاتے ہوئے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مثال

پیش کی گئی ہے۔ فرماتا ہے:

كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ
اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۝ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا

کہ اسمٰعیلؑ کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اور خدا کو بہت پیارا لگتا تھا۔ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا اس کی یہ ادائیں اللہ کو بہت پسند تھیں کہ وہ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیتا تھا۔ اس میں یہ نکتہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نمازوں کا قیام اور اُن کا استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ آیت: ۱۳۳)

کہ اَے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)! تُو بھی اپنے اہل کو نماز کا حکم دیا کر۔ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لیکن یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ایک دو دفعہ کہنے سے اس پر پوری طرح عمل شروع ہو جائے۔ گھروں میں اگلی نسلوں کو نماز کی عادت ڈالنی ہو تو مستقل مزاجی کے ساتھ تلقین کی عادت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ ایک دو دفعہ یا ایک دو دن یا ایک دو ماہ یا چند سالوں کا کام نہیں۔ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تُو زندہ رہے۔ جب تک تجھ میں طاقت ہے اس عادت پر صبر سے استقامت اختیار کرلے۔ اس عادت کو کبھی چھوڑنا نہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے

ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا، یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں اور اُن کی نسلوں میں آج بھی

بکثرت نمازی نظر آتے ہیں

جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ اصحاب جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ نمازی بنتی چلی گئی۔

لیکن بعض دفعہ ایسا ہُوا کہ اصحاب کے اندر تو خدا تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کا جذبہ پیدا کیا تھا مگر بیویاں عمل کے لحاظ سے کمزور تھیں۔ یا جس جگہ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہاں کے بے نمازیوں کے خون ان سے مل گئے۔ اور وہ پانی گدلا ہو گیا۔ تو ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے خاندانوں میں بے نماز شامل ہو گئے اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس سارے پانی کو گدلا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جہاں ان کی شادیاں نمازیوں میں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ایک ایسی نسل مل رہی ہے

جو نماز پر ہمیشہ قائم بھی رہتی ہے۔ اور مداومت میں قرآنی الفاظ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج آیت: ۲۴) کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اسی طرح بعض گھروں میں بے نمازوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ یعنی جو بھی وہاں پیدا ہوتا ہے، بے نمازی ثابت ہوتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ یا دیگر تنظیمیں ان لوگوں کو کس طرح سنبھالیں؟ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہُوا کہ قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے اور یہ

ایک بڑا ہی گہرا اور پُر حکمت نکتہ

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دُنیا لاکھ کوشش کرے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کر سکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدّوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔ بہت سی مثالوں میں سے میں ایک مثال اپنے چھوٹے پھوپھا جان

حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب

کی دیتا ہُوں۔ ان کو نماز سے، بلکہ نماز باجماعت سے ایسا عشق تھا کہ لوگ بعض دفعہ بیماری کے عذر کی وجہ سے مسجد نہ جانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن وہ بیماری کے باوجود مسجد جانے کے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے۔ دِل کے مریض تھے اور ڈاکٹر نے بشدّت منع کیا ہُوا تھا کہ حرکت نہیں کرنی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ایک WHEEL CHAIR میں بیٹھ کر (پہیوں والی وہ کُرسی جس پر بیٹھ کر مریض خود اپنے ہاتھوں سے اس کے پہیئے گھماتا ہے) رتن باغ لاہور میں جہاں نمازیں ہوتی تھیں، (اس وقت مسجد نہیں تھی اس لئے رتن باغ کے صحن میں نمازیں ہُوا کرتی تھیں) باقاعدگی کے ساتھ وہاں پہنچا کرتے تھے۔ جب مسجد گھر سے دُور ہو گئی تو

اپنے گھر کو مسجد بنا لیا

اور ارد گرد کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم پانچوں وقت نماز کے لئے میرے گھر آیا کرو۔ اور مسجد کے جس قدر حقوق عائد ہوتے ہیں ان سب کو ادا کرتے تھے۔ یعنی جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرا گھر مسجد ہے تو پانچوں نمازوں کے لئے آپ کے گھر کے دروازے کُھلے رہتے تھے۔ صُبح کے وقت نمازی آتا تھا تو دروازے کُھلے ہوتے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے لئے آتا تھا تب بھی دروازے کُھلے ہوتے تھے۔ اور دوپہر کو بھی دروازے کُھلے رہتے تھے۔ پھر نمازیوں کے لئے وضو کا انتظام تھا۔ اور دیگر سہولتیں بھی مہیّا تھیں۔ یہ سب کچھ آپ اس لئے کرتے تھے کہ آپ کو نماز باجماعت سے ایک عشق تھا۔ اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی حالت میں بھی آپ کی کوئی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے رہ جائے۔ چنانچہ آپ کی اولاد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز کی بڑی پابندی پائی جاتی ہے۔ یہ صرف ایک نمونہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔

اسی قسم کے ہزارہا نمونے

قادیان میں رہنے والوں کی یادوں میں بس رہے ہوں گے۔ نماز کا اتنا شوق پایا جاتا تھا۔ اُن کی اتنی تربیت تھی کہ قادیان کے پاگل بھی نمازی رہتے تھے۔ ایسے پاگل جو دُنیا کی ہر ہوش گنوا دیتے تھے وہ نماز پڑھنے کے لئے اکیلے مسجدوں میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ نماز پڑھنے کی عادت ان کی زندگی میں ایسی رچ بس گئی تھی کہ وہ اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسے ہی ایک راجہ اسلم صاحب ہُوا کرتے تھے۔ جب پاگل پن کی انتہا ہو گئی تو بیچارے گھر سے باہر چلے گئے۔ پاگل پن میں جو بھی اندرونہ ہو وہ باہر آ جاتا ہے۔ چونکہ اُن پر نیکی کا غلبہ تھا، اس لئے (آخری اطلاع کے مطابق) تبلیغ کے جنون سے غالباً روس کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر اُنہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان پر کیا گزری لیکن پاگل پن کے انتہا کے وقت بھی پانچوں نمازوں میں مسجد میں آیا کرتے تھے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کو خدا تعالےٰ نے عبادت کے قیام کی جو توفیق بخشی تھی وہ اگلی نسل یعنی تابعین تک بھی بڑی شدّت کے ساتھ جاری رہی۔ اب ہم ایک ایسی جگہ پہنچے ہیں جہاں

تابعین اور تبع تابعین کا جوڑ

ہے اور اگر ہم نے اس وقت بشدّت اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آگے بے نمازی پیدا ہونے نہ شروع ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں غیر معمولی جہاد کی رُوح کے ساتھ نماز کے قیام کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ جہاد گھروں سے شروع ہو گا۔

اب جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اور ربوہ کے گھروں کو خدا تعالیٰ ایک غیر معمولی حیثیت عطا کرنے والا ہے، وہ گھر جو نمازی گھر ہیں ان کا فیض دُنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گا۔ دُور دُور سے آنے والے جو لوگ اُن کے ہاں ٹھہریں گے وہ اُن سے نیک نمونہ پکڑیں گے۔ اور ان آنے والوں میں سے اگر کوئی بے نمازی بھی ہوں گے تو یہ گھر اُن کو نمازی بنا دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ

ایک یہ خطرہ بھی ہے

کہ اگر وہ گھر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ٹھہرتے ہیں، بے نمازی ہوں تو ہو سکتا ہے کہ یہ اُن مہمانوں کی عادتیں بھی بگاڑ دیں اور اُن کو بھی نمازوں سے غافل کر دیں۔ اس طرح ان گھروں کی حالت بے نمازی بھی زمین کے کناروں تک پہنچ سکتی ہے۔ یعنی ایک طرف وہ اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ تو دُوسری طرف ان رحمتوں سے محرومی کی بھی کوئی حد نہیں رہتی۔ پس خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں کو اس طرح بھی سجائیں کہ وہ عبادت اور ذکرِ الٰہی سے معمور ہو جائیں۔ جب مہمان آتے ہیں تو اُن کیلئے گھروں کو سجایا جاتا اور انہیں زینت بخشی جاتی ہے۔ میں نے ایک خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ربوہ کو ایک غریب دُلہن کی طرح سجانا چاہیئے۔ لیکن

مومن کی اصل سجاوٹ

تو تقویٰ کی سجاوٹ ہے۔ نماز کی سجاوٹ ہے۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف آیت: ۳۲) میں یہی اشارہ کیا گیا ہے کہ اصل زینت تو وہ ہے جو نمازوں کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ نمازیں سنوارو گے تو مسجدیں بھی زینت اختیار کر جائیں گی۔ لیکن اگر بغیر سنوارے کے نمازیں پڑھو گے تو تمہاری مسجدیں بھی ویران ہو جائیں گی۔ پس اپنے گھروں کو زینت بخشو۔ مہمانوں کے استقبال کی تیاری۔ اللہ کے ذکر کو گھروں میں بھی کثرت سے بلند کرو۔ اور بار بار بچوں کو بھی اس کی تلقین کرو تاکہ ہر گھر

خُدا کے ذکر کا گہوارہ

بن جائے اور ہر مہمان جو آپ کے ہاں ٹھہرے، وہ اگر کمزور بھی ہے تو آپ کی مثال سے طاقت پکڑے اور ذکرِ الٰہی کی طاقت لے کر یہاں سے واپس لوٹے۔

جہاں تک میرا نظری جائزہ ہے میں سمجھتا ہوں ربوہ کی پُوری آبادی جُمعہ میں بھی حاضر نہیں ہوتی۔ ربوہ کی آبادی ہمیں معلوم ہے۔ اور جتنے فیصد لوگوں کو مسجد میں پہنچنا چاہیئے اتنے یہاں نظر نہیں آتے۔ چونکہ ہمارا موازنہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا، دُوسری سوسائٹیوں سے نہیں ہے بلکہ

ہمارے معیار بہت بلند ہیں.

ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع، بہت اہم، بہت گہری اور بہت بھاری ہیں۔ اس لئے ان کی ادائیگی کے لئے بھی ہمیں اسی قسم کی تیاریاں کرنی پڑیں گی اور نماز کے قیام کے بغیر ہم دُنیا کی تربیت کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جمعہ کی نماز میں بھی حاضری کو بڑھانا چاہیئے۔ اور اس کے لئے بھی گھروں میں تلقین کرنی پڑے گی۔

صدران محلہ جات اور زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ صرف مسجدوں میں نماز کی تلقین اور یاد دہانی کا پروگرام بنائیں، اگر کوئی ایسے گھر ہیں جو مسجد میں نہیں آتے تو گھروں میں جائیں اور گھر والوں سے ملیں اور اُن کی منت کریں اور اُن کو سمجھائیں کہ تمہارے گھر بے نور اور ویران پڑے ہیں۔ کیونکہ جو گھر ذکر الٰہی سے خالی ہے وہ ایک ویرانہ ہے۔ اور جس گھر میں بے نمازی پیدا ہو رہے ہیں وہ تو گویا آئندہ نسلوں کے لئے ایک نحوست کا پیغام بن گیا ہے۔ اس لئے ہوش کرو اور

اپنے آپ کو سنبھالو

اور نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ اس سے تمہاری دُنیا بھی سنورے گی اور تمہارا دین بھی سنورے گا۔ کیونکہ عبادت میں ہی سب کچھ ہے۔ عبادت پر قائم رہو گے تو خدا کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے۔

پس یہ نصیحت گھروں کے دروازوں تک پہنچانی پڑے گی اور بار بار وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کا نقشہ پیش کرنا پڑے گا۔ یعنی جو بھی یہ عہد کرے کہ میں گھروں میں نماز کا پیغام پہنچاؤں گا اور گھر والوں کو تاکید کروں گا اور اُن کو ہوش دِلاؤں گا کہ وہ اپنے بچوں کی حفاظت کریں، اس کو یہ

نیّت بھی کرنی پڑے گی

کہ میں پختہ عزم اور مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کروں گا۔ کیونکہ ایسا کہنا تو آسان ہے لیکن اس پر عمل بہت مشکل ہو گا۔ وجہ یہ کہ چند دنوں کے بعد انسان پر غفلت غالب آجاتی ہے۔ اور وہ اس کام کو جو اس نے شروع کیا ہوتا ہے چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس لئے اگر نتیجہ حاصل کرنا ہے تو وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کے مضمون کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی اس واضح تلقین کو ہمیشہ مدِ نظر نہ رکھا جائے کہ نماز کی تلقین میں صبر اور دوام اختیار کرنا چاہیئے اس وقت تک ہم اعلیٰ مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔

پس خصوصیت کے ساتھ آج سے جلسہ سالانہ تک کے عرصہ کے دوران ہمیں بکثرت ایسے ناصحین کی اشد ضرورت ہے جو گھروں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور گھر والوں کو ہوش دلائیں اور اُن کو نماز کی تلقین کریں۔ اگر ربوہ کے سارے بالغ مرد جو باجماعت نماز پڑھنے کے اہل ہیں اور وہ سارے بچے جنہیں نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے مسجدوں میں پہنچنا شروع ہو جائیں تو میرا اندازہ ہے کہ ہماری موجودہ مسجد یں چھوٹی ہو جائیں گی۔ اور پھر ان مسجدوں کو بڑھانے کی طرف فوری توجہ پیدا ہو گی۔ اس طرح

وَسِّعْ مَكَانَكَ کا بابرکت دَور

نئے سرے سے شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نماز کے حقوق ادا کریں اور خدا کرے کہ نماز ہمارے حقوق ادا کرے۔ اور وہ تمام فیوض جو بنی نوعِ انسان کے لئے نماز کے ساتھ وابستہ ہیں وہ دُنیا میں سب سے زیادہ ہم ہی حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو آمین ❊

(منقول از الفضل ربوہ ۲۶ فروری ۱۹۸۳ء)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲/۳/۸۳ بروز جمعہ مکرم عبداللہ شریف صاحب ابن مکرم عبداللہ شریف صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح عزیزہ کبریٰ بیگم سلمہا بنت مکرم نظام الدین صاحب کے ہمراہ گیارہ سو پچیس روپیہ حق مہر پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے پڑھا۔ احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب کی موجودگی کے پیشِ نظر موصوف نے مناسبِ حال خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو سُننے والوں نے بہت پسند کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم عبداللہ شریف صاحب اور مکرم نظام الدین صاحب نے پچاس پچاس روپے بطور شکرانہ مختلف مدّات میں ادا کئے ہیں۔ قارئینِ بدر سے درخواستِ دعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کیلئے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہو۔ آمین ❊

خاکسار :- حاتم خاں احمدی چنتہ کنٹہ (آندھرا پردیش)

حاصلِ مطالعہ

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ قادیان

ماہ نومبر ۱۹۸۲ء میں منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان "ہندوستانی مُسلمان۔ ایک سیکولر ملک کے نازاں شہری" شائع ہُوا ہے۔ جس میں مُسلمانوں کی ہندوستان میں آمد اور اُردو زبان کے بارہ میں کچھ مفید اور کار آمد باتیں درج کی گئی ہیں، جو قارئینِ کرام کے ازدیادِ علم کے لئے درج ذیل ہیں:۔

ہندوستانی مُسلمان

(الف) :- "ہندوستانی مسلمانوں کو ایک جمہوری آزاد اور سیکولر بھارت میں دیگر اقلیتی اور اکثریتی فرقوں کے عوام کے ساتھ مکمل اور مساوی حقوق حاصل ہیں۔ ہندوستانی آئین میں ایک دوسرے شہری کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ درحقیقت ہمارا آئین کسی بھی شہری کے ساتھ نسلی۔ مذہبی۔ ذات پات یا جنسی طور کے امتیاز رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھارت میں کوئی بھی شخص دوسرے درجہ کا شہری نہیں ہے۔"

(ب) :- "سنِ ہجری کی پہلی صدی کے دوران ہی ابتدائی عہد کے مُسلمان تاجروں اور صُوفیوں کے طور پر بھارت وارد ہونے لگے۔ وہ بحیرہ عرب کے پار کی سرزمینوں سے بھارت کے مغربی ساحل پر پہنچے۔ چند لوگ تجارت کی غرض سے اپنے ساتھ مقامی اشیاء لے آئے۔ اور باقی پیغمبرِ اسلام کا پیغام لے کر آئے۔ تبھی سے بھارت میں مُسلمانوں کو فروغ حاصل ہُوا۔ گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی میں انہوں نے ہندوستانی معاشرے اور تمدن پر اپنا گہرا اثر ڈالا۔ یہ کیفیت مُسلم بادشاہوں اور حکمرانوں کے شمالی سرحدوں اور وسطِ ایشیا کو عبور کر کے شمالی ہندوستان کے مقامی حکمرانوں کو شکست دینے اور سلطنتِ دہلی کی بنیاد رکھنے کے بعد رُونما ہوئی۔ اس کے بعد مُسلم دانشوروں، صوفیوں، عالموں، صناعوں، موسیقاروں اور دیگر فنکاروں نے اپنا گہرا اثر ڈالا۔ وہ یا تو اپنی سرزمین پر ہونے والے منگولوں کے عذاب سے بچنے کے لئے ہندوستان میں پناہ گزیں ہُوئے یا روزگار اور ترقیات کے نئے مواقع کی کشش انہیں کھینچ لائی۔ اور وہ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔"

(ج) :- شریمتی اندرا گاندھی وزیرِ اعظم ہند نے حال ہی میں "بھارت میں مشترک تہذیب میں اسلام کا مقام" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"پچھلے چند برسوں میں ہمارے کچھ مصنفین نے تاریخی اعتبار سے کچھ غلط فہمیاں پیدا کی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے کچھ لوگ یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ اسلام مُسلم حکمرانوں کے ساتھ بھارت میں آیا۔ درحقیقت ہمارے اس برِصغیر کے کچھ حصوں میں اسلام کا پیغام ہمارے مُلک میں مُسلمان حکمرانوں کے تسلط سے کافی پہلے پھیل چکا تھا۔ بعین اسی طرح جیسے یورپین اقوام کی آمد سے صدیوں قبل عیسائی مت ہمارے یہاں آگیا تھا۔"

(د) :- اسی طرح شریمتی اندرا گاندھی نے سنِ ہجری کی پندرہویں صدی کے آغاز پر ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجرا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت نظام الدین اولیاء۔ خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید جیسے صُوفیوں اور فقیروں نے اپنے دَور کے رہنماؤں اور عوام پر اپنا گہرا اثر چھوڑا۔ جس انداز سے مہاراج گورو نانک دیو نے ان کی تعریف کی ہے اس سے رواداری کا جذبہ اور واضح ہو جاتا ہے۔ علم ریاضی، نجوم، طب۔ فن تعمیر۔ ادب۔ موسیقی اور ہماری صنعت و حرفت میں اسلام کی خدمات سب پر عیاں ہیں۔"

اُردو کا مقام

"اگرچہ اُردو کا رسم الخط اور چند الفاظ عربی اور فارسی سے مستعار لئے گئے ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ ایک ہندوستانی زبان ہے۔ حق بات تو یہ ہے کہ اُردو مُسلمانوں کی زبان نہیں ہے۔ اگرچہ تاریخی اور جذباتی وجوہ سے اُردو کو مُسلمانوں کی زبان تصور کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً بھارت کی جنوبی اور مشرقی ریاستوں کے مُسلمان اُردو نہیں جانتے وہ اپنے اس علاقہ کی زبانیں بولتے ہیں کہ جن کا اُن سے تعلق ہے۔ دوسری طرف شمالی ہندوستان کے چند علاقوں میں کہ جہاں مغل اثرات غالب رہے، اُردو ہندوؤں۔ مُسلمانوں اور دیگر فرقوں کی زبان ہے۔

بھارت میں اُردو کو ایک قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ آئین کی طرف سے تسلیم کردہ پندرہ زبانوں میں یہ بھی شامل ہے۔

مزید یہ کہ چند بھارتی ریاستوں میں جہاں مُسلمان کافی تعداد میں آباد ہیں۔ وہاں سکولوں میں اُردو کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ حال ہی میں بہار میں اُردو کو وہاں کی سرکاری زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔"

قسط دوم

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر: محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

قبولیتِ دُعا کے واقعات

حضرت صُوفی نبی بخش صاحبؓ نے جن کی بیعت ۱۸۹۱ء کی ہے (بحوالہ الحکم ۲۸/۴/۳۵ء ۵) بیان کیا کہ:۔

بعض وجُوہات سے مَیں ایک ہزار روپے کا مقروض ہو گیا۔ لیکن جب یہ بات حد سے گزر گئی اور کوئی راہ خلصی کی نظر نہ آئی تو مَیں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؑ کا مُرید ہونے پر مجھ پر عجیب کیفیت گزری ہے۔ میری بیوی کہتی ہے کہ تم اچھے احمدی ہوئے کہ جو کچھ زیور پہلے تھا وہ فروخت ہو گیا اور قرض بھی چڑھ گیا۔ والد صاحب کو شکایت ہے کہ مَیں نے کبھی اُن کی خدمت نہیں کی پھر میرے دِل میں اکثر یہ خیال آتا ہے کہ بعض احباب پر ایسا فضلِ الٰہی ہے کہ وہ سینکڑوں روپے دین کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ آپؑ دُعا فرمائیں کہ میری تنخواہ دوگنی ہو جائے تاکہ مَیں قرضہ سے سبکدوش ہو جاؤں اور دین کی خدمت بھی کر سکوں اور ہمارے ایک دوست کے خاندان کی جوان لڑکی کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ سارا خاندان بہت پریشان ہے اس کے لئے بھی دُعا فرمائیں کہ اس کا پتہ لگ جائے۔

اس وقت میری تنخواہ پچیس روپے ماہوار تھی۔ چھ ماہ کے اندر ہی مجھے دفتر میں افریقہ میں ملازمت مل گئی اور میری تنخواہ پوری دوگنی ہو گئی بلکہ ایک سال کے بعد بیس روپے اور ترقی مل گئی۔ تین سال کے قریب میں وہاں رہا میرا قرض بھی اُتر گیا۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب بچت بھی ہوئی اور اپنی طاقت سے بڑھ کر مَیں نے سلسلہ احمدیہ کی مالی خدمت کی۔ اور اس گمشدہ شخص کی بھی خبر مل گئی۔ (الحکم ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۳ و صفحہ ۴)

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی سے پُرانے احباب واقف ہیں ان کے فرزند حضرت حافظ عبید اللہ صاحب ماریشس میں مبلغ تھے اور پہلے مبلغ تھے جو میدانِ جہاد میں شہید ہوئے پھر ان کے بیٹے مولوی بشیر الدین عبید اللہ صاحب کو ماریشس اور اسرائیل میں خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت حافظ غلام رسول صاحب نے بیان کیا کہ بمقدمہ کرم دین ایک دفعہ حضرت اقدسؑ گورداسپور میں تشریف رکھتے تھے۔ مَیں وہاں صبح پہنچا حضورؑ لیٹے ہوئے تھے۔ مَیں پاؤں دبانے لگا۔ حضورؑ نے اپنے مبارک منہ سے کپڑا ہٹا کر مجھے دیکھا اور خاص طور پر معانقہ کیا مَیں نے عرض کی کہ حضورؑ! آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ آپ نے ازراہِ تلطف فرمایا حافظ صاحب! کیا مَیں آپ کو نہیں پہچانتا؟

اس روز جمعہ تھا کسی نے عرض کی کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب موجود نہیں ہیں خطبہ جمعہ کون پڑھے گا فرمایا حافظ صاحب۔ مَیں یہ سُن کر کانپ گیا اذان ہوئی مجھے بُلایا گیا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضورؑ کی موجودگی میں مَیں کیسے خطبہ پڑھوں؟ فرمایا آپ خطبہ شروع کریں مَیں آپ کیلئے دُعا کروں گا۔ سو مَیں نے خطبہ دیا اس روز سے آج تک مَیں محسوس کرتا ہوں کہ حضورؑ کی دُعا نے میری قوتِ بیانیہ کو بڑھا۔

(الحکم ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحبؓ جالندھری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے ایک بھائی نے اپنے گاؤں میں اپنا ایک بچہ دکھایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نشان ہے اور یہ بیان کیا کہ میرے گھر میں اٹھرا کی بیماری تھی۔ مَیں نے حضورؑ کی خدمت میں عشاء کے وقت یہ بات عرض کی دُوسرے روز یاد کرانے کو فرمایا۔ مَیں نے صبح سے واپسی پر حضورؑ کا دامن پکڑ لیا اور دوائی دینے کے لئے عرض کیا۔ فرمایا مَیں دُعا کرتا ہوں آپ بھی ساتھ دُعا کریں آمین کہتے جائیں (اتنی لمبی دُعا حضور نے کی کہ) مَیں تو تھک گیا مگر حضورؑ نہ تھکے۔ حضورؑ کے آنسو جاری ہو گئے اور دوا بھی دی اور پھر یہ بچہ پیدا ہوا اس کے بعد مَیں نے لوگوں کو یہ نسخہ دیا تو اُن کو فائدہ نہ ہُوا کیونکہ دُعا ساتھ نہ تھی۔ (الحکم ۶ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

حضرت مستری حسن دین صاحب سیالکوٹی ایک دفعہ قادیان آئے ہوئے تھے حضرت اقدسؑ نمازِ ظہر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لائے تو فرمایا آج تو سخت گرمی ہے۔ مستری صاحب نے عرض کیا آج تو عرق نکل رہا ہے بڑی پیاس لگتی ہے آج اگر برف ہو تو ٹھنڈا شربت پئیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہیں آؤ مل کر دُعا کریں مولا کریم برف بھیج دے گا۔ دُعا کے بعد حضورؑ گھر تشریف لے گئے۔ اس زمانہ میں قادیان میں عام لوگ برف کا نام بھی نہیں جانتے تھے اور نہ یہاں برف آتی تھی۔ خُدا کی قدرت۔ عصر کے وقت ایک یکّہ والا بہت سی برف لایا جو بٹالہ سے کسی دوست نے بھیجی تھی۔ حضورؑ نے شربت تیار کروایا اور مستری صاحب اس وقت گھر میں تھے۔ حضور مع احباب شربت پینے لگے تو حضورؑ کو مستری صاحب یاد آئے۔ اُن کو بلوایا اور اُن کے آنے پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا مستری صاحب آپ کی بدولت ہمیں شربت ملا اور ہم آپ کو ہی بھول گئے اور پھر اُن کو پاس بٹھا کر بڑی محبت سے شربت پلایا اور پھر حضورؑ نے اور دیگر احباب نے پیا۔

(الحکم ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دُعاؤں پر بے حد یقین تھا۔ گورداسپور میں ایک مقدمہ زیرِ سماعت تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی اس میں پیروی کرتے تھے محترم میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی بیان کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب ایک مرتبہ پشاور گئے تو اخراجات کے لئے اپنے اہل و عیال کو بہت پریشان پایا اور کچھ دنوں سے وہ لوگ قرض لے کر گزارہ کر رہے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بھی خواجہ صاحب کے ساتھ پشاور دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ ان سے اس صورتِ حال کا خواجہ صاحب نے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں نے اپنی بیوی کے تین سو روپے کے کڑے فروخت کر دیئے اور اس طرح گزارہ کا انتظام کیا ہے۔

واپس آکر گورداسپور میں حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدسؑ سے اس بات کا ذکر کیا تو حضورؑ کو رنج ہوا اور حضرت مولوی صاحبؓ کی معرفت تین سو روپیہ خواجہ صاحب کو بھجوایا۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ آپ نے یہ کیا غضب کر دیا حضور سے ذکر کیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہمارے لئے اس وقت حضورؑ ہی ہیں۔ خاموش ہو کر روپیہ لے لو یہ بہت بابرکت ہے۔ اور حضور نے آپ کے واسطے دُعا کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ خواجہ صاحب بیان کرتے تھے کہ مَیں نے بہت جلد حضرت صاحب کی دُعا کا اثر دیکھا وہیں گورداسپور میں ہی دو چار مقدمات روزانہ میرے پاس آنے لگے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۵۳)

حضرت اقدسؑ کے پُرانے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب ایک غیر ملک کے لئے ایک بحری جہاز میں روانہ ہوئے کچھ سفر طے ہُوا تو سمندر کے طوفان سے اس کے غرق ہونے کا خطرہ ہُوا اور جہاز میں قیامت کا سا شور برپا ہو گیا۔ حافظ صاحب نے بڑے زور سے کہا کہ مَیں پنجاب سے آیا ہوں اور مَیں ایسے شخص کے کام کے لئے جا رہا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے اس لئے جب تک مَیں اس جہاز میں سوار ہوں اللہ تعالیٰ اسے غرق نہیں کرے گا چنانچہ طوفانی حالت بدل گئی اور حافظ صاحب اپنے مقام پر خیریت سے اُتر گئے اور جہاز آگے روانہ ہو گیا مگر تھوڑی دُور جا کر غرق ہو گیا۔ ہندوستان میں اس کے غرق ہونے کی اطلاع ہوئی تو حافظ صاحب کے عزیز حضورؑ کے پاس آئے اور پریشانی عرض کی فرمایا کہ اس جہاز کے غرق ہونے کا سُنا ہے۔ پھر خاموش ہو کر تھوڑی دیر بعد فرمایا

مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے وہ غرق نہیں ہُوا۔

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

بیان حضرت میاں فضل محمد صاحب ساکن ہرسیاں)

بعد میں حافظ صاحب خیریت سے واپس آئے اور سالہا سال کے بعد آپ نے وفات پائی۔

حضرت میاں فضل محمد صاحب ساکن موضع ہرسیاں نے بیان کیا کہ مَیں نے اپنے گاؤں (موضع ہرسیاں) میں خواب دیکھا کہ حضورؑ مجھ سے بغل گیر ہوئے ہیں اور فرمایا کہ تمہاری عمر پینتالیس سال کی ہوگی۔ مَیں اپنے معمول کے مطابق جمعہ پڑھنے قادیان آیا اور مجلس میں آپؑ کی خدمت میں یہ خواب سُنا کر عرض کیا کہ مجھے فکر ہو گیا ہے اور میری عمر اس وقت اٹھائیس تیس سال ہے اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ نہیں فکر کی کوئی بات نہیں اللہ

تعالیٰ قادر ہے وہ شفا دیتا ہے۔

نیز بیان کیا کہ حضورؑ نے ضرور دعا فرمائی ہوگی۔ (یہ بزرگ تقسیم ملک کے بعد نوے بانوے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے والد ماجد تھے)

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے داماد محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے بیان کیا کہ مجھے ٹائیفائیڈ تھا حضرت مولوی صاحبؓ ایک دن عشاء کے بعد مجھے دیکھنے آئے اور باہر جا کر کہا کہ اب یہ نہیں بچے گا۔ میری ساس سن رہی تھیں وہ دوڑی دوڑی حضرت اقدسؑ کے پاس گئیں اور عرض کیا کہ فضل الرحمٰن آج بہت بیمار ہے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب سے کہیں کہ توجہ سے علاج کریں۔ وہ کہنے لگیں کہ مولوی صاحب تو ناامید ہیں حضورؑ نے فرمایا

"ابھی تو میں نے اس سے بہت کام لینے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اور جب وہ اچھا ہو جائے گا تو سر اُٹھاؤں گا"۔

صبح کے وقت حضورؑ نے حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کو بھیجا کہ میرا پتہ لائیں اور فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ اچھا ہے۔ ماسٹر صاحبؓ کو بتایا گیا کہ مجھے خون کے کئی دست آئے جس کے بعد میں اچھا ہو گیا۔

اس واقعہ کے ۳۸ سال بعد اسے درج کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ مفتی صاحب کے حق میں دعا ایسی سنی گئی کہ اس وقت باوجودیکہ اُن کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ ہے وہ چالیس سال کے جوان معلوم ہوتے ہیں اور وہ بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔

(الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳ و ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ بھٹی نے منارۃ المسیح کی تکمیل کا اور بہت سے اہم تعمیری کام قادیان اور ربوہ میں کرانے کی توفیق پائی آپؓ جموں میں اوورسیر تھے وہاں چراغدین ایک شخص پہلے احمدی تھے۔ پھر مخالف ہو گیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بطور نبی کھڑا کیا ہے۔ اور مرزا صاحب نعوذ باللہ دجّال ہیں جن کو تباہ کرنے کے لئے میں کھڑا کیا گیا ہوں۔ اس نے ایک کتاب ... جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی کہ مرزا صاحب اور ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ ... اللہ تعالیٰ نے ... مرزا صاحب کو بتایا تھا کہ چراغدین ... اور غارت کرے گا اور

اس پر غضب نازل کرے گا۔

چراغدین کے دو ہی لڑکے تھے جو یکے بعد دیگرے پلیگ سے مر گئے تو اس نے کہا کہ خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے۔ بچوں کی وفات کے چھ سات روز بعد وہ خود بھی پلیگ میں مبتلا ہو گیا اسے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو تو وہ کہتا کہ اب خدا پر مجھے کوئی اُمید نہیں چنانچہ وہ مر گیا۔

ابھی اس کی مزید ذلّت باقی تھی قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں حالات لکھے اور یہ بھی لکھا کہ اس کی بیوی کا شاید اس کی زندگی میں بھی دوسرے لوگوں سے یارانہ تھا۔ یہ خط غلطی سے بدر اخبار میں شائع کر دیا گیا ایک اور مذہب والوں نے اس عورت کی طرف سے میرے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کرانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ اس بارے میں اطلاع دینے پر حضرت اقدسؑ نے تحریر فرمایا کہ

"اس خط کو بہت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جائے کہ اب دعا کریں خدا پر توکل کریں زنا کی جائے گی"۔

اللہ تعالیٰ نے ان سب دشمنوں کو اس طرح ناکام کیا کہ مقدمہ کی ساری تیاری ہو چکی تھی جس دن دعویٰ دائر ہونا تھا۔ صبح پتہ لگا کہ وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہو گئی ہے۔

(اصحاب احمد جلد ششم صفحہ ۱۴۲ تا صفحہ ۱۴۶)

گالیوں بھرے خطوط آنا

میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بار لاہور تشریف لے گئے (اور وہیں وفات پائی) اس قیام میں حضورؑ کی خدمت میں ڈاک لا کر پہنچاتا تھا اور روزانہ دو تین خط بیرنگ ہوتے تھے جو میں لے لیتا اور حضورؑ کی خدمت میں پہنچا دیتا اور آپؑ مجھے اُن کے پیسے دے دیتے تھے لیکن خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھے یہ خطوط لینے سے منع کر دیا۔ لیکن میں نے کہا کہ میں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت نے مجھے کبھی نہیں روکا ایک دن میں نے عرض کیا کہ خواجہ صاحب نے مجھے سختی سے یہ خط وصول کرنے سے روک دیا ہے حضورؑ فرمائیں تو میں اب بھی بھاگ کر لے آؤں۔ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ بیرنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں اگر یہ لوگ

اپنا پتہ لکھیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں۔ مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں۔ سو اس دن سے میں نے بیرنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم روایت ۴۵۲)

عام لوگ ایسے بزرگوں کی عداوت میں معمولی اخلاق سے بھی گر جاتے ہیں۔ ایک سنگین معاملہ میں مخالفین حضرت اقدسؑ کو زیر الزام لائے۔ پولیس افسران نے حضورؑ کی تلاشی لی اور بعض خطوط لے لئے جن میں ذکر اشارۃً کسی معاملہ کا تھا اور پھر چند دن بعد آ کر پوچھا کہ یہ کس کے خطوط ہیں اور

یہ اشارہ کس طرف ہے حضور نے فرمایا کہ یہ خط میرے چچازاد بھائی مرزا امام الدین کے ایک گھریلو معاملہ کے متعلق ہیں۔ مرزا امام دین کو بلایا اُس نے انکار کیا پھر اس سے ایک کاغذ پر عبارت لکھوائی گئی اور ثابت ہو گیا کہ وہ خطوط اُسی کے ہیں تو موصوف کو انکار کی گنجائش نہ رہی تو پہلے اقرار کیا کہ یہ خطوط شاید میرے ہی ہوں اور آخر صاف تسلیم کر لیا کہ میرے ہی ہیں اور (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب نے جس بات کا ذکر کیا ہے یہ اُسی گھریلو معاملہ کے متعلق ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۰۶) (باقی)

تعارف

سوانح حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین رضؓ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی اور ممتاز شخصیت جماعتی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں قرآن حکیم نے مؤمنین کے مختلف رُوحانی مدارج کو ملحوظ رکھ کر اُن میں ایک ایسے پاکباز گروہ کی بھی تعیین فرمائی ہے جو ایمان و اخلاص کے میدان میں بہت بعد میں قدم رکھتا ہے مگر اپنے بے پناہ جذبۂ خلوص و ایثار کے باعث بہت جلد دوسروں سے سبقت لے جاتا ہے۔ یہی وہ خوش نصیب گروہ ہے جسے قرآن مجید نے "السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ" کے اعزازی نام سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بلاشک اسی پاکباز اور خوش نصیب گروہ سے تعلق رکھتے تھے عہدِ خلافتِ ثانیہ کے آغاز میں قبولِ حق کی سعادت حاصل کرنے کے باعث اگرچہ آپ کو عرفِ اسلامی اصطلاح میں صحابیت کا مقام حاصل نہیں تھا مگر باوجود بعد میں آنے کے اپنے تقویٰ و طہارت، بے پناہ جذبۂ خلوص و ایثار، حد درجہ سادگی اور فروتنی اور سب سے بڑھ کر نظامِ خلافت کے ساتھ گہری عقیدت اور دلی وابستگی کے باعث آپ بہتوں پر سبقت لے گئے۔ تبلیغ و اشاعتِ حق کے لئے مسلسل اور بے دریغ مالی قربانی کرنے کے علاوہ آپ نے اسلام و احمدیت کی تائید میں جو مفید اور ضخیم لٹریچر فراہم کیا وہ رہتی دُنیا تک آپ کو زندۂ جاوید بنائے رکھے گا۔ محترم حضرت سیٹھ صاحبؓ کے دل میں موجزن خدمت و اشاعتِ دین کی اسی والہانہ تڑپ کو مدِنظر رکھ کر سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا کہ:-

"اپنے اخلاص و ایمان اور جذبۂ خدمت کی وجہ سے آپ بہتوں پر سبقت لے گئے ہیں"۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا:-

"آپ پاکیزہ دل ہیں اور سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے آپ کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے"۔

احمدیت کے ایسے فدائی اور جانثار پروانوں کی داستانِ حیات موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اخویم محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کو کہ آپ ابتداء درویشی سے ہی انتہائی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ سلسلہ کے ان قیمتی وجودوں کے حالاتِ زندگی تالیف کر کے انہیں سلسلہ وار کتب کی صورت میں محفوظ کرنے کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جو بلاشک جماعت کی نمایاں تاریخی خدمت کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیرِ نظر تالیف تابعین اصحاب احمدؑ کے نام سے شائع ہونے والی تالیفات کی نویں کڑی ہے جو حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین رضؓ کی قابلِ رشک اور مثالی زندگی کے بے شمار ایمان افروز گوشوں کو نمایاں کرتی ہے۔ تبلیغی و تربیتی نقطۂ نگاہ سے اس اہم تاریخی دستاویز کا ہر احمدی گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ احبابِ جماعت اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے گوہر شناسی کا ثبوت دیں گے وباللہ التوفیق۔

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیرِ

حضرت بھائی الٰہ دین صاحبؓ کی یاد میں

از مکرم سید قیام الدین صاحب حسنؔ متعلّم مولوی فاضل کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان

محترم حضرت بھائی الٰہ دین صاحبؓ کی اندوہناک وفات کی خبر احباب اخبار بدر کے صفحات سے پڑھ چکے ہیں۔ آپؓ ہندوستان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آخری بزرگ صحابی تھے آپؓ کے انتقال پُر ملال سے جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو کسی صورت میں پُر نہیں ہو سکتا۔

ارشاد نبوی ہے کہ اصحابی کالنجوم فبایّھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی میرے صحابہ چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کسی کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں اوّل اُمّیین میں دوم آخرین میں جیسا کہ سورہ جمعہ کی حسب ذیل آیت کریمہ سے ظاہر ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ...

ہمارا ایمان ہے کہ آیت مذکورہ میں وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کی پیشگوئی کے مصداق مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو نبی کریمؐ کے ظلّ کامل اور رُوحانی فرزند ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ع

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اسی لئے آپؑ کے زمانہ مبارک میں۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہونے والے مقدس بزرگ بھی صحابہؓ کے زمرہ میں شامل کئے جاتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی منصب نہیں بلکہ جس مقدس وجود کو دیکھنے کے لئے صدیوں سے کئی بزرگ ترستے رہے اس وجود کی زیارت اور بابرکت صحبت اختیار کرنے کی سعادت صرف ایک مخصوص گروہ کے حصہ میں آئی وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ محترم حضرت بھائی جیؓ بھی ان خوش قسمت وجودوں میں سے ایک تھے جن کی پاک صحبت میں زندگی کے چند لمحات گزارنے کی سعادت اس ناچیز کو بھی حاصل ہوئی۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ایک شبینہ اجلاس میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بزرگ وجود خوشبودار پھولوں کی مانند ہیں جن کے اوصاف حمیدہ کی مہک سے آج فضائے احمدیت معطر ہے۔ ان میں سے بیشتر پھول مُرجھا چکے ہیں اب صرف دو پھول ہمارے درمیان موجود ہیں (صاحبزادہ صاحب کا اشارہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحبؓ اور حضرت بھائی الٰہ دینؓ صاحب کی طرف تھا) محترم موصوف نے اپنے اس خطاب میں ہم نوجوانوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ہم ان ہر دو قیمتی وجودوں کی صحبت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے مجھ کو پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کی جس قدر تاکید کی ہے اُسے دیکھتے ہوئے میں سمجھنے لگا کہ شاید وہ پڑوسی کو پڑوسی کے ترکہ میں وارث ہی قرار دے دیگا“ — اس حدیث نبویؐ کا عملی نمونہ میں نے حضرت بھائی الٰہ دین صاحبؓ کی ذات میں دیکھا۔ خاکسار کچھ عرصہ مسجد مبارک سے متصل سُرخی کے چھینٹوں والے کمرے میں بحیثیت خادم مسجد مقیم رہا ہے۔ ایک دفعہ میں نے دروازہ اندر سے بند کیا ہوا تھا اچانک باہر سے کسی نے دستک دی جب میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بھائی جیؓ اپنے لرزتے ہوئے ہاتھوں میں سالن کا پیالہ پکڑے کھڑے ہیں۔ آپؓ نے ناچیز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”گوشت آیا تھا سالن پکایا ہے اور یہ تھوڑا سا سالن آپ کے لئے لایا ہوں“۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں پڑوسیوں سے آپؓ کے اس حسن سلوک کو دیکھ کر جو کیفیت میرے دل کی ہوئی بیان سے باہر ہے

حضرت بھائی جیؓ کے وجود میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رُوحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ اُسوۂ حسنہ کس طرح سرایت کر چکا تھا اس واقعہ کی روشنی میں اس کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت بھائی جیؓ میری قیام گاہ پر تشریف لائے۔ آپؓ کے ہاتھ میں دودھ سے تیار شدہ کھانے کی کوئی چیز تھی جو آپؓ نے خود تیار کی تھی۔ برتن میری طرف بڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ ”آپکے لئے لایا ہوں“۔ میں نے اسے اپنی خوش قسمتی خیال کرتے ہوئے لے لیا اور حضرت بھائی جیؓ شاداں و فرحاں واپس تشریف لے گئے

آپؓ ہر ایک سے انتہائی خندہ پیشانی اور ملائمت سے گفتگو فرماتے تھے جب تک طاقت رہی کھانا خود ہی پکا کر کھاتے رہے۔ دودھ خود لاتے اور اُسوۂ نبویؐ کے مطابق کپڑے کو پیوند لگا کر بھی پہن لیا کرتے جب تک صحت برقرار رہی تب تک آپؓ اکثر و بیشتر مسجد مبارک میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے اسی طرح جلسہ سالانہ قادیان میں متعدد بار صدارت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ اہم تقریبات میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ الرحمٰن آپؓ کو اپنے قریب بٹھاتے اور آپ کی بہت تکریم کرتے۔ آپ سادہ مزاج پاک خو پاک طینت بزرگ تھے سالہا سال تک آپؓ نے سلسلہ کی خدمات باحسن طریق اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیں۔

بوجہ پیرانہ سالی کئی سالوں سے حضرت بھائی جیؓ کی صحت بتدریج گرتی جا رہی تھی آخر کار آپ فریش ہو گئے۔ محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی زیر نگرانی آپ کے علاج اور مناسب خوراک کا معقول انتظام کر دیا گیا اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق آپ نماز بھی بستر پر ہی ادا کرنے لگے مگر آپؓ کی طبیعت زیادہ دیر تک مسجد اور باجماعت نماز کی برکات کو برداشت نہ کر سکی چنانچہ آپ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے سہارے گھسٹتے ہوئے قدموں کے ساتھ مسجد مبارک میں آنے لگے اور اسی طرح کچھ عرصہ تک اپنے بیتاب اور مضطرب دل کو سکون و طمانیت بہم پہنچاتے رہے۔ برادرم سید کلیم الدین احمد متعلم مدرسہ احمدیہ جو بھائی جیؓ کی علالت کے آخری ایام میں آپؓ کی خدمت پر مامور تھے کا بیان ہے کہ حضرت بھائی جیؓ نے فریش ہونے کی حالت میں ایک دفعہ بروز جمعہ خُدام سے فرمایا کہ مجھے کسی بھی طرح مسجد اقصیٰ لے چلو میں وہاں پر باجماعت نماز ادا کروں گا۔ خُدام نے عرض کی کہ بھائی جیؓ کمزوری بہت ہے مبادا تکلیف بڑھ جائے بہتر یہی ہے کہ آپ بستر پر ہی نماز ادا کر لیں مگر حضرت بھائی جیؓ بار بار یہی اصرار کرتے رہے کہ نہیں مجھے بہر صورت مسجد اقصیٰ لے چلو۔ مگر بزرگان کے ارشاد کے مطابق آپ کی یہ خواہش پوری نہ کی جا سکی تاہم بتانا یہ مقصود ہے کہ حضرت بھائی جیؓ باجماعت نماز کی پابندی کے ساتھ ادائیگی کے اعتبار سے ہمارے لئے ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ ادائیگی نماز کے سلسلہ میں آپؓ کے اس قلبی رُجحان کو دیکھتے ہوئے ہمیں اکثر وہ حدیث نبویؐ یاد آ جاتی ہے جس میں مخبر صادق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”سات ایسے آدمی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ قیامت کے روز اپنے خاص سایہ میں جگہ دے گا جبکہ سوائے خدا تعالیٰ کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا“۔ ان سات آدمیوں میں سے ایک آدمی وہ بھی ہے جس کا دل ہمیشہ مسجد کے ساتھ اٹکا رہتا ہے۔ یقیناً حضرت بھائی الٰہ دین صاحبؓ بھی ان ہی بزرگ اور خوش قسمت وجودوں میں سے ایک تھے۔

آخر وقت تک آپؓ کا حافظہ اور یادداشت کمال کی تھی جس کا ہر وہ شخص معترف ہے جس کا آپؓ کے ساتھ معمولی سا بھی تعلق تھا۔ سنہ ۱۹۸۲ء میں خاکسار نے مدرسہ احمدیہ کی فائنل کلاس کا امتحان دیا کسی وجہ سے نتیجہ میں تاخیر ہو جانے کی وجہ سے خاکسار نے حضرت بھائی جیؓ کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کی کہ خاکسار ایک لمبے عرصہ تک بیمار رہا ہے ابھی صحت بحال نہ ہو پائی تھی کہ نظارت کے حکم کی تعمیل میں مجھے امتحان میں شریک ہونا پڑا اس لئے مجھے بہت گھبراہٹ ہے کہ نہ جانے نتیجہ کیسا رہے۔ حضرت بھائی جیؓ نے میری پریشانی کو دیکھ کر فرمایا کہ ”جاؤ پاس ہو جاؤ گے“۔ بھائی جیؓ کے ان الفاظ نے میری بڑی ڈھارس بندھائی نتیجہ اگرچہ بہت تاخیر سے نکلا مگر خدا کا شکر ہے کہ میں پاس ہو گیا۔ بعض ہنگامی مصروفیات کی وجہ سے میں حضرت بھائی جیؓ کو اپنے پاس ہونے کی خبر نہ کر سکا۔ اسی اثناء

(باقی صفحہ پر)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

● مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائم مقام قائد مجلس رشی نگر (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو سب سے پہلے مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک عہد اطفال الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد رفیق بٹ۔ مکرم نثار احمد صاحب۔ مکرم ظہور احمد صاحب مکرم محمد حسین صاحب پڈر اور صدر مجلس مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ نے تقاریر کیں۔ اُسی روز بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اجلاس مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد السلام صاحب گنائی کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم غلام رسول صاحب بٹ نے نظم سُنائی اس کے بعد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلغ سلسلہ۔ مکرم فاروق احمد صاحب لون خاکسار محمد رفیق بٹ اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم محمد رفیق صاحب نیر نے نظم سُنائی اجتماعی دُعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ کنڈور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو خاکسار کی زیر صدارت احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیز قربان علی کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیز عباس علی نے نظم سُنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ مکرم عبد الستار صاحب سُبحانی صدر جماعت اور عزیز عبد الرحمٰن صاحب نے بزبان تلگو تقاریر کیں آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کا ترجمہ مکرم نور الدین صاحب نے کیا۔ اجلاس سے قبل اطفال و ناصرات کا مقابلہ نظم خوانی ہوا اجلاس کے آخر میں اُن بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے بعد دُعا اجلاس ختم ہوا۔ حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

● مکرم حاتم خان صاحب احمدی چنترکنٹہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم لئیق احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم عبد القیوم صاحب مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم عبد الستار صاحب نے نظمیں پڑھیں اور مکرم محمود احمد صاحب بابو مکرم لئیق احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب ناظمہ بیگم صاحبہ خاکسار حاتم خان اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم حافظ محمد خواجہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوا۔ عزیز رفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس، مکرم محمد ظفر اللہ صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم بشارت احمد صاحب مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ میلا پالئم۔ مکرم شاہ الحمید صاحب (نو احمدی) مکرم منیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ۔ مکرم ایم کے میراں شاہ صاحب مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر اور دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرم سید عارف احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری بہار لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ تلاوت و نظم خوانی سے شروع ہوا۔ خاکسار کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم سید زاہد احمد صاحب مکرم سید خالد احمد صاحب مکرم سید عابد احمد صاحب مکرم [illegible] احمد صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم سید اقبال احمد صاحب نے نظم سُنائی دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۲/۸۳ کو مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم سی برکت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا صدر مجلس کی افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار سی ایچ عبد الرحمٰن مکرم مولوی محمد احمد صاحب اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ پینگاڈی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مکرم مولوی ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس نے افتتاحی تقریر کی بعدہٗ مکرم صدیق امیر علی صاحب۔ مکرم پی محمد کویا صاحب اور مکرم ایم جمیل احمد صاحب اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کئے۔ بعد دُعا اجلاس ختم پذیر ہوا۔

● مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم آفتاب الدین خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ظل الرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز ریاض احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ بعدہٗ مکرم ظل الرحمٰن خان صاحب، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم یٰسین خان صاحب مکرم ایجاب الحق خان صاحب۔ مکرم احمد نور خان صاحب۔ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب مکرم حبیب الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب مکرم عبد المنان خان صاحب۔ مکرم نظارت احمد خان صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کئے مکرم قدوس احمد صاحب نے نظم سُنائی بعد دُعا اجلاس ختم پذیر ہوا پردہ کی رعایت سے مستورات بھی شامل ہوئیں آخر میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● مکرم محمود احمد صاحب یادگیری بیدر (کرناٹک) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی درویش کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم فضل اللہ عابد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مقصود احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الرشید احمد صاحب دیودرگی خاکسار محمود احمد یادگیری۔ مکرم منصور احمد صاحب فضل اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق تقاریر کیں اس دوران مکرم فضل اللہ عابد صاحب نے نظم سُنائی دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرمہ زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ کٹک تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۷/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرمہ رونق بی بی صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات و کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی آخر میں ناصرات کی بچیوں نے نظمیں سنائیں بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

● مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سعدرکس رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو لجنہ کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ، مکرمہ زکیہ خاتون صاحبہ، مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ، مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں بعد دُعا اجلاس ختم ہوا۔

● مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرمہ شریف بی صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ آمنہ بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے عہد دُہرایا۔ نظم پڑھی گئی اس کے بعد مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رحمت النساء صاحبہ۔ خاکسارہ اور مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دُعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی

● مکرمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ ساگر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور ترجمہ کے بعد جمیلہ بیگم صاحبہ نے نظم سُنائی اس کے بعد خاکسارہ، مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ، مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ، افضل النساء صاحبہ نے نظم پڑھی دُعا پر اجلاس برخواست ہوا حاضرات کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

● مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صدر لجنہ پنکال تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ پری بی بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اور مکرمہ رشیمہ بی بی صاحبہ نے نظم سُنائی اس کے بعد مکرمہ شہناز سلطانہ صاحبہ، مکرمہ اطہر بی بی صاحبہ، مکرمہ کبریٰ بی بی صاحبہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ، مکرمہ حاضرہ بی بی صاحبہ مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ مکرمہ مریم بی بی صاحبہ مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ مکرمہ انگن پری بی بی صاحبہ اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق تقاریر کیں۔ اس دوران کئی بہنوں اور ناصرات کی بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو خاکسارہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرمہ نصرت رشید صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ مکرمہ اہلیہ صلاح الدین صاحب نے پیشگوئی کا متن سُنایا اس کے بعد مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ۔ مکرمہ محمودہ رشیدہ صاحبہ۔ مکرمہ بشریٰ علیم صاحبہ اور خاکسارہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف

پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیزہ تسنیم فاطمہ اور نزہت فاطمہ نے نظمیں سنائیں اور اجلاس کے دوران ہی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق سوالات پر مشتمل ایک پرچہ بہنوں کو حل کرنے کے لئے دیا گیا۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یاری پورہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں خاکسارہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور تسنیم فردوس صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ نے پیشگوئی کا متن سنایا اس کے بعد مکرمہ امۃ صدیقہ صاحبہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ مکرمہ حلیمہ منصورہ صاحبہ اور خاکسارہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دوران جلسہ ناصرات کی دو بچیوں عزیزہ فاطمہ تحویہ اور عطیۃ القدوس نے بھی تقریریں کی آخر میں مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے تقریر کی اور دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ صدر لجنہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزہ ماہ پارہ نے تلاوت کلام پاک کی اس کے بعد عزیزہ مہ جبیں بشریٰ نے نظم سنائی بعدہٗ عزیزہ مہ پارہ صاحبہ اور مہ جبیں صاحبہ نے تقاریر کیں دو بچیوں نے نظمیں سنائیں اور مضمون پڑھے۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

● مکرم مبارک احمد صاحب قائد مجلس خانپور ملکی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم اختر حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سید ہارون رشید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید عادل رشید صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم انور حسین صاحب۔ مکرم عادل رشید صاحب۔ مکرم سید ہارون رشید صاحب مکرم سید جاوید عالم صاحب۔ مکرم سید ابراہیم رشید صاحب۔ مکرم اظہر حسین صاحب۔ مکرم عبد الباسط صاحب اور مکرم صدر جلسہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرم انیس احمد صاحب اور مکرم سید رشید مجید صاحب نے نظمیں سنائیں دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرمہ فرحت الدین صاحبہ نائب صدر لجنہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ ساجدہ الدین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ اختر سلطانہ صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسارہ فرحت الدین۔ مکرمہ حمیدی بیگم صاحبہ۔ مکرمہ سعیدہ حشمت صاحبہ۔ ناصرات کی دو بچیوں عزیزہ طاہرہ بیگم اور عزیزہ حلیمہ رنیق نے تقاریر کیں محمدی بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا امتحان بھی لیا گیا دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ رقمطراز ہیں کہ مسجد احمدیہ میں مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم میر عبد الرشید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمود احمد صاحب ٹاک کی نظم سے شروع ہوا۔ خاکسار نے پیشگوئی کا متن سنایا اس کے بعد مکرم میر عبد المجید صاحب۔ مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق تقاریر کیں اس دوران عزیزم منور احمد ٹاک نے نظم سنائی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ شموگہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۴/۲/۸۳ کو مکرم سید خلیل احمد صاحب کے مکان پر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور خاکسارہ کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ یاسمین امۃ القدوس صاحبہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور مکرمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ نے نظم سنائی دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا امتحان بھی لیا گیا اور آخر میں حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو بمقام دار الفضل جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے عہد دہرایا۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے نظم سنائی شاہدہ بیگم صاحبہ نے بھی نظم سنائی اس کے بعد مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ مکرمہ وسیم النساء صاحبہ، مکرمہ مسرت اقبال صاحبہ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الہادی ترنم صاحبہ نے نظمیں سنائیں دعا پر اجلاس برخواست ہوا پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق امتحان لیا گیا۔

قادیان میں دو احمدی خواتین کی وفات

قادیان ۲۰ امان (مارچ) — عرصہ زیر اشاعت میں مقامی احباب و مستورات کو یکے بعد دیگرے دو احمدی بہنوں کی اندوہناک وفات کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔

(۱) — مورخہ ۵/۳/۸۳ کی صبح بوقت قریباً پانچ بجے محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش مرحوم ایک طویل اور صبر آزما علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ میاں مولا بخش صاحب مرحوم ساکن موضع ڈیری وال ضلع گورداسپور کی بیٹی تھیں اور اپنے خاندان میں تنہا احمدی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند ناخواندہ ہونے کے باوجود تلاوت قرآن مجید اور اپنے چندہ جات کی از خود ادائیگی کا التزام کرنے والی سادہ دینی طبع اور سلیقہ شعار احمدی خاتون تھیں قادیان کے درویشانہ ماحول میں قیام کا عرصہ آپ نے انتہائی صبر و شکر سے گزارا۔ عرصہ قریباً چودہ سال قبل آپ کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا جس کے ساتھ ہی ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ گزشتہ سال ماہ رمضان کے دوران پورے جسم پر فالج کا دوبارہ حملہ ہوا جس سے سارا جسم مفلوج سا ہو گیا۔ عزیز مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی نے اپنی والدہ کی خدمت اور علاج معالجہ کے سلسلہ میں ہر ممکن تگ و دو کی مگر حالت دن بدن بگڑتی چلی گئی بالآخر مورخہ ۵/۳/۸۳ کو ہماری یہ معمر بہن اس دار فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ کاغذات وصیت کی رو سے بوقت وفات مرحومہ کی عمر قریباً ۷۲ سال تھی

اسی روز بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ نعش بہشتی مقبرہ لے جائی گئی جہاں آپ کو قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے مرحومہ کے بیٹے عزیز مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی اور بیٹی عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب قادیان میں مقیم ہیں۔

(۲) — مورخہ ۱۵/۳/۸۳ کو ہی رات گیارہ بجے کے قریب محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ آف کوڈالی مالابار اہلیہ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب درویش دوکاندار ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نیک خاتون تھیں ۱۹۵۶ء میں مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کے عقد میں آئیں اور اس کے بعد قادیان کا درویشانہ ماحول نہایت صبر و رضا کے ساتھ گزارا عرصہ قریباً ڈیڑھ سال قبل ہاتھ پاؤں سوج گئے اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا مقامی ڈاکٹروں کے علاوہ امرتسر سول ہسپتال میں بھی علاج معالجہ کرایا گیا وفات سے چند روز قبل مقامی سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا مگر تقدیر الٰہی غالب آئی اور مرحومہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مورخہ ۱۶/۳/۸۳ کو بوقت ایک بجے دوپہر مدرسہ احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد نعش بہشتی مقبرہ لے جائی گئی جہاں قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ایک بیٹی کی شادی خانپور ملکی (بہار) میں ہوئی ہے۔ اور ایک بیٹا مکرم عبد المومن صاحب کارکن دفتر جائیداد اور ایک بیٹی عزیزہ بشریٰ رقیہ منکوحہ مکرم مستفیض احمد صاحب کارکن دفتر بیت المال خرچ قادیان میں مقیم ہیں۔

قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومات کی مغفرت فرمائے بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(ادارہ)

ولادتیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیز بشارت احمد سلمہٗ کو بیٹا عطا فرمایا ہے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ بیس روپے ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (خاکسار ماسٹر نذیر احمد سرینگر کشمیر) (۲) محض بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار کو تیسرا بچہ عطا ہوا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "طارق سلمان" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم نظام الدین صاحب کا بیٹا اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کا نواسہ ہے (خاکسار: سیدہ امۃ الشکور رحمٰن سونگڑہ) — قارئین نومولودین کے نیک صالح و خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے —— (ادارہ)

تبلیغ کا جہاد فرض ہے

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"پس جب کہ تبلیغ ایک جہاد ہے اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے تو جو شخص اتنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔" (مطالبات تحریک جدید صلا)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہر احمدی کو پہلے اسلام کا مبلغ اور بعد میں اور کچھ بننے کی تلقین کی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو تبلیغ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دینا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ دنیا کا کوئی شخص یہ کہہ سکے کہ مجھے تو اسلام کی حسین اور امن پسند تعلیم کے بارہ میں کسی نے کچھ بتایا ہی نہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمایاں کامیابی

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے بہت سے بچے اور بچیاں امسال مختلف امتحانات میں شریک ہوئے جن میں سے میٹرک کا امتحان دینے والے بعض ہونہار طلباء و طالبات نے بتفصیل ذیل نمبر حاصل کر کے بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

(۱) — عزیز عمران احمد ابن مکرم فضل احمد صاحب اسسٹینٹ انجینیر سری نگر	٦٥١/٨٥٠
(۲) — عزیزہ سیما نار بنت مکرم فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر "	٦١٩/٨٥٠
(۳) — عزیز تنویر احمد برادر اصغر مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ناصر آباد	٦٢٨/٨٥٠
(۴) — عزیز عبد الشکور ابن مکرم عبد السلام صاحب ٹاک سری نگر	٥٩٧/٨٥٠
(۵) — عزیز محمود احمد ٹاک ابن مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ	٥٨٤/٨٥٠
(۶) — عزیزہ درثمین بنت مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب اسلام آباد	٥٦٥/٨٥٠

اسی طرح عزیز فیروز احمد برادر اصغر مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ناصر آباد نے پری میڈیکل کے امتحان میں ٥٥٠/٥٥٠ نمبر لے کر ایم بی بی ایس میں داخلے کا استحقاق حاصل کیا ہے۔ الحمد للہ

قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزان کی کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

خاکسار۔ غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ سری نگر

درخواست ہائے دعا

★— مکرم عبد الغنی صاحب آف بانہال (کشمیر) مبلغ دو صد روپے مد صدقہ میں ارسال کرتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز تنویر احمد سلمہ کی ایم اے (ریاضی) کے امتحان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے ★— مکرم فضل الرحمٰن صاحب ڈھاکہ (بنگلہ دیش) Hostal B. Barian کے نام سے ایک رہائشی ہوٹل کھولا ہے جس کے ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے ★— مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر (کرناٹک) بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی، اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز کاروباری پریشانیوں کے ازالہ اور حصول خیر و برکت کے لئے۔

★— مکرم محمد اعظم صاحب موضع ہمری ضلع رانچی (بہار) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ★— مکرم جی ایم لطف اللہ صاحب سکندر آباد مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنے بچوں عزیزہ عظمت فرزانہ سلمہا کی میٹرک کے امتحان میں، عزیز محمد اسد اللہ سلمہ کی نویں جماعت کے امتحان میں اور عزیزہ عفت سلطانہ سلمہا کی ساتویں جماعت کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے۔

★— مکرم ثناء اللہ خان صاحب چک امیر جہانگیر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ★— مکرم سید احمد الدین صاحب احمدی چنتہ کنٹہ (آندھرا) مختلف مدات میں دس روپے ادا کر کے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تحریک دعائے خاص

مکرم سید آفتاب احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل رانچی مرحوم مقیم نئی دہلی کے بارہ میں یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موصوف کو عارضہ قلب لاحق ہونے کی وجہ سے بغرض علاج ولنگڈن ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب سے موصوف کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

منظوری ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۶۲ ہش مطابق (۱۹۸۳ء) کے لئے مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱— خاکسار مرزا وسیم احمد — وکیل الاعلیٰ۔ وکیل التعلیم والتبشیر۔ صدر مجلس
۲— مکرم قریشی منظور احمد صاحب شبوز ایم اے — وکیل المال تحریک جدید
۳— " مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی — ممبر
۴— " فضل الٰہی خان صاحب — "
۵— " چوہدری عبد القدیر صاحب — "
۶— " سیٹھ محمد معین الدین صاحب — "

وکیل المال ثانی تحریک جدید قادیان

نصاب دینی امتحان برائے جماعتہائے احمدیہ ہند

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی امتحان کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیت" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان مورخہ ۲۸ ظہور (اگست) ۱۳۶۲ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب ابھی سے اس کا مطالعہ شروع کر دیں اور اس دینی امتحان میں شریک ہو کر اس کی برکات و فیوض سے مستفید ہوں نیز سیکرٹری صاحب تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تیسرا آل اڑیسہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بالخصوص اراکین مجالس ہائے اڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسرا آل اڑیسہ سالانہ اجتماع بمقام کرڈاپلی مورخہ ۹ و ۱۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ اراکین مجالس ہائے اڑیسہ اس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ شریک اجتماع ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تازہ ارشادات اور جلسہ سالانہ ربوہ کے چشم دید حالات سنائیں گے۔ اجتماع کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے احباب دعا بھی فرما دیں۔

المعلن۔ انیس الرحمٰن خان ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ۔

دعائے مغفرت

● — مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ حاجراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میاں دین محمد صاحب مرحوم آف باٹھانوالہ ضلع سیالکوٹ بعمر ۸۰ سال مورخہ ۳/۸۳ بوقت تقریباً ۹ بجے شب بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم مولانا محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم محمد رفیع الدین صاحب بٹ امیر حلقہ بدوملہی نے دعا کرائی۔ اللّٰھم اغفرھا واجعل مثویھا فی اعلیٰ علیین۔

● — مکرم محمد منیر الحق صاحب احمدی یڑکال (اڑیسہ) لکھتے ہیں کہ انکی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بتاریخ ۹/۳/۸۳ وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ موصوف نے بغرض تحریک دعا مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ قارئین بدر سے ہر دو مرحومات کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۲۳: میں سید ظفر الدین ولد سید مبشر الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ

بقائمی ہوش و حواس، بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ ماہوار آمد صرف تنخواہ ہے جو اس وقت مجھے ماہانہ چھ صد بیس روپے ملتی ہے فی الحال میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے میری ماہوار آمد جو تنخواہ کی صورت میں چھ صد بیس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میں آئندہ اگر کوئی جائیداد حاصل کر دوں یا میری تنخواہ میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان بھارت کو دیتا رہوں گا نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید مبشر الدین	سید ظفر الدین	صلاح الدین عارف

وصیت نمبر ۱۴۵۲۴: میں سیدہ خورشید آرا بیگم زوجہ سید ظفر الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے (۱) ہار طلائی تین عدد پانچ تولہ (۲) مالا طلائی دو عدد ایک تولہ (۳) چوڑی طلائی دو عدد نصف تولہ۔ (۴) انگوٹھی طلائی ۵ عدد نصف تولہ (۵) کان پھول طلائی چار عدد ایک تولہ۔ ان زیورات کی موجودہ قیمت (فی تولہ ۱۲۰۰/- روپے مقامی بازار کے حساب سے) نو ہزار چھ صد روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد چھ سو روپے ہے۔ میرا مہر جو خاوند کے ذمہ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری تنخواہ میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید مبشر الدین احمد	سیدہ خورشید آرا بیگم	صلاح الدین عارف

وصیت نمبر ۱۴۵۵۱: میں عبد الحفیظ ولد عبد السبحان صاحب مرحوم قوم مسلمان احمدی پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو مقدار بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حمید الدین شمس	عبد الحفیظ	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۱۴۵۵۲: میں اشرف بانو زوجہ احمد عبد المنان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنچلگوڑہ حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد صحیفہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱. مکان نمبری واقع چھاؤنی ناڈے علی بیگ حیدر آباد	۷۰,۰۰۰ — ۰۰
۲. زیورات طلائی وزن سات تولہ قیمت اندازاً	۱۲,۰۰۰ — ۰۰
۳. حق مہر بذمہ خاوند	۱۱۰۰ — ۰۰
کل میزان	۸۳,۱۰۰

فی الحال میری کوئی آمد نہیں اگر کبھی اور آمد پیدا ہوگی یا اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
احمد عبد المنان	اشرف بانو	محمد احمد غوری

وصیت نمبر ۱۴۵۵۳: میں صدیق احمد امینی ولد مولوی شریف احمد صاحب امینی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد مکان واقع بلاڈ مالیتی پانچ ہزار روپے جو میرے قبضہ میں ہے اور جو سرکاری طور پر میرے نام رجسٹرڈ نہیں ہوا تاہم اس کی بھی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے اس وقت ماہانہ ۴۸۰/- روپے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ	صدیق احمد امینی	وی عبد الرحیم

وصیت نمبر ۱۴۵۵۴: میں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم ناصر احمد خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱. نکلس ایک عدد جھمکے ایک جوڑی ناک کی نتھ ایک عدد انگوٹھی تین عدد اور کڑے ایک جوڑی ٹیکہ ایک عدد طلائی کل وزنی سات تولہ	۱۱۲۰۰ — ۰۰
۲. حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰ — ۰۰
میزان	۱۲۲۰۰ — ۰۰

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے میری خوشدامنہ کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن

احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر محمد خان	ناصرہ خان	ناصر احمد خان

وصیت نمبر ۱۴۵۵۵: مَیں محمد عبد اللطیف ولد محمد عبد السبحان قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حیدرآباد (نزیل بمبئی) ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) بیس ہزار روپے مَیں نے ایک کمپنی میں صرف کئے ہیں جو میرا ذاتی سرمایہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

(۲) خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد ابھی مشترک ہے اور والد صاحب بحیات ہیں جن کے چار مکانات مالیتی پچاس ہزار کے ہیں اس جائیداد میں سے خاکسار کو جو بھی حصہ ملے گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی مذکورہ جائیداد چار بھائیوں اور ایک بہن میں مشترک ہے۔

(۳) اس وقت خاکسار کو کوئی مستقل آمد نہیں ہے اندازاً پچاس روپے ماہوار خاکسار کو مل جاتے ہیں اس کے ساتھ ہی خاکسار بیرونی ملک میں ملازمت کے لئے جانے کی بھی کوشش کر رہا ہے۔ موجودہ ماہانہ آمد اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو کبھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ	محمد عبد اللطیف	محمد سلیمان

وصیت نمبر ۱۴۵۵۶: مَیں آر۔ وی ابوبکر ولد اے کے محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۴ء ساکن بمبئی ڈاکخانہ و ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ رہائشی مکان واقعہ چداکاٹ ضلع ترچور کیرالہ قیمتی -/۱۳۰۰۰

اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۲۵۰ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ	آر وی ابوبکر	محمد سلیمان

وصیت نمبر ۱۴۵۵۷: مَیں وی محمد عثمان ولد ٹی کے سلیمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال بمبئی (کوڈالی) ڈاکخانہ ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۷۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر	وی محمد عثمان	محمد سلیمان

موضع بھام میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تحت

ویران مسجد کی آبادکاری اور ایک مثالی وقار عمل

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء سے کچھ عرصہ قبل موضع بھام کے مسلمانوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔ اس گاؤں کی مسجد پارٹیشن کے بعد ویران پڑی ہوئی تھی اور بعض غیر مسلموں نے اس میں اپنے جانور باندھے ہوئے تھے۔ خدام الاحمدیہ قادیان نے تین وقار عمل کر کے اور سفیدی کر کے مسجد کو اس قابل بنایا کہ اس میں نماز ادا کی جا سکے۔ مسجد کی یہ حالت تھی کہ اس کے اندر کے حصہ میں بھی گوبر کے ڈھیر تھے۔ مسجد اور اس کے برآمدے اور صحن کے کچھ حصہ کو صاف کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ وقار عملوں میں گرد و نواح کو بھی جس میں ابھی بھی گوبر کے ڈھیر ہیں صاف کرنے کا پروگرام ہے اس کار خیر میں گاؤں کے سرپنچ اور نمبردار نے پورا پورا تعاون دیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ مورخہ ۴/۳/۸۳ کا جمعہ بیس خدام اور تین انصار بزرگوں نے بھام کی اس مسجد میں ادا کیا۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ جو کہ قافلہ کے امیر تھے خطبہ جمعہ پنجابی زبان میں دیا اور اسلام و احمدیت کے پیغام کو اہالیان بھام تک پہنچایا۔ نماز جمعہ بھی آپ نے ہی پڑھائی اس وفد میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مولانا خورشید احمد صاحب انور سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان بھی شامل تھے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مساجد کی آبادکاری کا انتظام فرمائے جو ویران پڑی ہوئی ہیں اور ان کی بے حرمتی ہو رہی ہے آمین۔ اسی طرح ان تمام خدام اور انصار بزرگوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جنہوں نے بھام کی مسجد کی آبادکاری اور اس کی صفائی کرنے میں حصہ لیا خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے آمین۔

خاکسار: عنایت اللہ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ: صفحہ اوّل سے آگے

صفحہ اوّل سے آگے

میری دعائیں نہ اپنی ذات کے لئے تھیں نہ ایک وجود کے لئے تھیں میری دعائیں تو اس جماعت کے لئے تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آج اللہ کی صفات کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ اس جماعت سے جو توقعات ہیں وُہی اس کے خلیفہ سے ہوتی ہیں اس سے الگ توقعات تو نہیں ہوا کرتیں پس مَیں اس خوشخبری کو ساری جماعت کے لئے سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبھی ہمارا ساتھ نہ چھوڑے اور ایک سے ایک بلند منزل کی طرف لے جاتا چلا جائے اور وہ فتوحات جو ہماری تمناؤں میں بسی ہوئی ہیں خدا کرے کہ عملی زندگی میں بھی انہیں دیکھنے کی ہمیں توفیق نصیب ہو۔ آخر میں آپ سب کا اور صدر انجمن احمدیہ کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ تقریب بپا کی اور اپنی محبت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔"

حضرت بھائی اللہ دین صاحبؓ: صفحہ ۹ سے آگے

صفحہ ۹ سے آگے

یہ کسی طرح حضرت بھائی جیؓ کو از خود میری کامیابی کا علم ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد خاکسار مسجد مبارک میں بیٹھا ہوا تھا اور حضرت بھائی جیؓ مسجد مبارک میں نماز ادا کرنے کے لئے کرسی پر تشریف فرما تھے مجھ پر نگاہ پڑتے ہی آپ نے اشارہ سے مجھ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا "مبارک ہو پاس ہو گئے ہو" مَیں حیران رہ گیا کہ اس پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے عالم میں بھی آپؓ کی یادداشت کس قدر مضبوط ہے۔ اس قسم کے اور بھی بے شمار واقعات ہیں جنہیں اگر قلمبند کیا جائے تو کئی صفحات پر مشتمل ایک ضخیم دستاویز بن سکتی ہے۔ فی الحقیقت یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کا نتیجہ ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حضرت بھائی جیؓ کے نقش قدم پر چلنے اور آپ کے پاک عملی نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق دے اور حضرت بھائی جیؓ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس

۲/۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس- ۲ تپسیا روڈ- کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر:- 23-1652 / 23-5222

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار- موٹر سائیکل- سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین- فوم- چمڑے- جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین- معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس- بریف کیس- سکول بیگ-
ایئر بیگ- ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس- منی پرس- پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"جھوٹ سے بچو کہ وہ بدی کی طرف اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔" (بخاری و مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام: "جس نے جھوٹ کو بھی ترک نہیں کیا وہ کیونکر خدا کے آگے متقی ٹھہر سکتا ہے؟" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۹۶)

پیشکش:-
محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

ملیح موٹرس

۳۲- سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشادِ نبوی صلعم

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

ترجمہ:- آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جو اس کے لئے غیر مفید ہو۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس یاری پورہ (کشمیر)

گُلک الیکٹرانکس اندسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ٹی وی اور ریڈیو - نیز اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:-MOOSA RAZA
PHONE:-605558.
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ

پتہ

نمبر ۲۴-۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے